بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

ہفتہ وار

درس قرآن

Darse – e – Qur’an

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

درس نمبر: 5

دعوت توحید

پہلا پارہ۔ تیسرا رکوع

Part 1: Ruku – 3

تیسرا رکوع: يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ --- (البقرہ۔21)

ہدایت اور ضلالت کے اعتبار سے انسانوں کے تین گروہوں کے تذکرے کے بعد پوری انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کی دعوت دی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ کی ربوبیت کے دلائل، قرآن کے چیلنج کا ذکر ہے۔ اور پھر بتایا گیا کہ روئے زمین پر موجود ساری چیزیں اور نعمتیں انسان کیلئے پیدا کی گئیں۔

ساری انسانیت کو دعوت توحید

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور انہیں جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ (البقرہ۔21)

O humanity! Worship your Lord, Who created you and those before you, so that you may become mindful ˹of Him˺. (2:21)

بندگی رب کا مفہوم

اثبات وجود الہ العلمین

Signs of Allah's existence

The Universe is purpose built

یہ آیت (البقرہ۔21) اللہ تعالیٰ کے وجود پر بہت بڑی دلیل ہے زمین اور آسمان کی مختلف شکل وصورت مختلف رنگ مختلف مزاج اور مختلف نفع کی موجودات ان میں سے ہر ایک کا نفع بخش ہونا اور خاص حکمت کا حامل ہونا ان کے خالق کے وجود کا اور اس کی عظیم الشان قدرت، حکمت، زبردست سطوت اور سلطنت کا ثبوت ہے۔

کائنات کا نظام اللہ کے وجود پر دلیل ہے

ے کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے

وہی خدا ہے

سورج ایک مقرر راستہ پر پچھلے پانچ ارب سال سے چھ سو میل فی سیکنڈ کی رفتار سے مسلسل چلا جارہا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اس کا خاندان 9 سیارے، 200 سے زیادہ چاند اور بے شمار اجرام فلکی کا قافلہ اسی رفتار سے جارہا ہے۔ کبھی نہیں ہوا کہ تھک کر کوئی پیچھے رہ جائے یا غلطی سے کوئی ادھر ادھر ہو جائے۔سب اپنی اپنی راہ پر اپنے اپنے پروگرام کے مطابق نہایت تابعداری سے چلے جارہے ہیں۔

اب بھی اگر کوئی کہے کہ نظام کائنات تو ہے لیکن چلانے والا کوئی نہیں،ڈیزائن تو ہے لیکن ڈیزائنر نہیں،کنٹرول تو ہے لیکن کنٹرولر نہیں۔ سسٹم تو ہے مگر سسٹم چلانے والا کوئی نہیں؟

چاند تین لاکھ ستر ہزار میل دور ہونے کے باوجود زمین پر سمندروں کے اربوں،کھربوں ٹن پانیوں کو ہر روز دو دفعہ مدوجزر سے ہلاتا رہتا ہے تاکہ ان میں بسنے والی مخلوق کیلئے ہوا سے مناسب مقدار میں آکسیجن کا انتظام ہوتا رہے،پانی صاف ہوتا رہے، اس میں تعفن پیدا نہ ہو۔ساحلی علاقوں کی صفائی ہوتی رہے اور غلاظتیں بہہ کر گہرے پانیوں میں چلی جائیں۔یہی نہیں بلکہ سمندروں کا پانی ایک خاص تناسب سے کھارا ہے تاکہ اس میں اس میں چھوٹے بڑے آبی جانور آسانی سے تیر سکیں اور مرنے کے بعد بدبو اور تعفن پیدا نہ ہو۔ سطح زمین کے نیچے بھی میٹھے پانی کے سمندر ہیں جو کھارے پانی کے کھلے سمندروں سے ملے ہوئے ہیں۔سب کے درمیان ایک تہہ یا پردہ ہے تاکہ میٹھا پانی میٹھا رہے اور کھارا پانی کھارا۔

اس حیران کن انتظام کے پیچھے کون سی عقل ہے؟ اس توازن کو کون برقرار رکھے ہوئے ہے؟ کیا یہ پانی کی اپنی سوچ تھی یا چاند کا فیصلہ؟

آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے قرآن نے فرمادیا تھا:الشمس والقمــــر بحسبان۔ کہ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔(سورۃ رحمٰن۔5)

کیا زمین اس قدر عقلمند ہے کہ اس نے بھی خودبخود لیل ونہار کا نظام قائم کرلیا،خودبخود ہی اپنے محور پر تقریباً 23 ڈگری جھک گئی تاکہ سارا سال موسم بدلتے رہیں کبھی بہار، کبھی گرمی، کبھی سردی اور کبھی خزاں تاکہ اس پر بسنے والوں کو ہر طرح کی سبزیاں، پھل اور خوراک سارا سال ملتی رہیں؟

کیا زمین نے اپنے اندر شمالاً، جنوباً ایک طاقتور مقناطیسی نظام بھی خود بخود ہی قائم کر لیا تا کہ اس کے اثر کی وجہ سے بادلوں میں بجلیاں کڑکیں جو ہوا کی نائٹروجن کو نائٹرس آکسائڈ میں بدل کر بارش کے ذریعے زمین پر پودوں کیلئے قدرتی کھاد مہیا کریں، سمندروں پر چلنے والے بحری جہاز، آبدوزیں، ہوا میں اڑنے والے ہوائی جہاز اس مقناطیس کی مدد سے صحیح سمت کی طرف راستہ حاصل کریں۔ کیا اس کے پیچھے کوئی قوت کارفرما نہیں یا پھر یہ بھی زمین کی اپنی سوچ ہے؟

کیا زمین نے خود بخود سورج، ہوا اور سمندروں سے مل کر سمجھوتا کر لیا کہ سورج کی گرمی سے آبی بخارات اٹھیں گے، ہوائیں اربوں ٹن پانی کو اپنے دوش پر اٹھا کر پہاڑوں اور میدانوں تک لائیں گی، ستاروں سے آنے والے ریڈیائی ذرے بادلوں میں موجود پانی کو اکھٹا کر کے قطروں کی شکل دیں گے اور پھر یہ نمکین پانی میٹھا بن کر خشک میدانوں کو سیراب کرنے کیلئے برسے گا، جب سردیوں میں پانی کی کم ضرورت ہو گی تو پہاڑوں پر برف کے ذخیرے کی صورت میں جمع ہو تا جائے گا، گرمیوں میں جب زیادہ پانی کی ضرورت ہو گی تو یہ پگھل کر ندی نالوں اور دریاؤں کی صورت میں اہل زمین کو سیراب کرے گا۔ کیا یہ شاندار نظام خود بخود بن گیا؟ کیا اس نظام کو کوئی بنانے والا نہیں؟ کوئی چلانے والا نہیں؟

حیوانات ہوں یا بناتات، ان کے بیج اور ڈی، این، اے کے اندر ان کا پورا نقشہ، ڈرائینگ موجود ہے، یہ کس کی نقشہ بندی ہے؟

یہ تو صرف چند مثالیں ہیں ورنہ پوری کائنات اللہ تعالٰی کی نشانیوں سے بھری پڑی ہے۔ (سنریھم آیٰتنا فی الآفاق وفی انفسھم ۔۔۔)

ایک صحرانشین نے اللہ کو کیسے پہچانا؟

کسی اعرابی (بدوی) سے پوچھا گیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی موجودگی کی کیا دلیل ہے؟ تو اس نے کہا:

ان البعر لیدل علی البعیر۔ وان اثر الا قدام لیدل علی المسیر۔ فسماء ذات ابراج وارض ذات فجاج۔ وبحار ذات امواج الا یدل ذالک علی وجود اللطیف الخبیر۔

یعنی مینگنی سے اونٹ معلوم ہو جاتا ہے اور پاؤں کے نشان زمین پر دیکھ کر معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی آدمی گذر کر گیا ہے تو کیا یہ برجوں والا آسمان، یہ راستوں والی زمین، یہ موجیں مارنے والے سمندر اللہ تعالیٰ باریک بین اور باخبر کے وجود پر دلیل نہیں ہو سکتے؟

حضرت امام مالک (رح) سے ہارون رشید نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر کیا دلیل ہے آپ نے فرمایا زبانوں کا مختلف ہونا، آوازوں کا جداگانہ ہونا، نغموں کا الگ ہونا، ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے۔

امام ابو حنیفہ (رح) سے بھی یہی سوال ہوا تو آپ نے جواب دیا کہ لوگوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ایک بہت بڑی کشتی ہے اس کا نہ کوئی نگہبان ہے نہ چلانے والا ہے اور بڑی بڑی موجوں کو خود بخود چیرتی پھاڑتی گزر جاتی ہے ٹھہرنے کی جگہ پر ٹھہر جاتی ہے چلنے کی جگہ چلتی رہتی ہے نہ اس کا کوئی ملاح ہے نہ منتظم۔ سوال کرنے والے دہریوں نے کہا آپ کس سوچ میں پڑ گئے کوئی عقلمند ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہے کہ اتنی بڑی کشتی اتنے بڑے نظام کے ساتھ تلاطم والے سمندر میں آئے جائے اور کوئی اس کا چلانے والا نہ ہو آپ نے فرمایا افسوس تمہاری عقلوں پر، ایک کشتی تو بغیر چلانے والے کے نہ چل سکے لیکن یہ ساری دنیا آسمان و زمین کی سب چیزیں ٹھیک اپنے کام پر لگی رہیں اور ان کا مالک حاکم خالق کوئی نہ ہو؟

حضرت امام شافعی (رح) سے بھی یہی سوال ہوا تو آپ نے جواب دیا کہ توت کے پتے ایک ہی ہیں ایک ہی ذائقہ کے ہیں کیڑے اور شہد کی مکھی اور گائیں بکریاں ہرن وغیرہ سب اس کو چباتے کھاتے اور چرتے چگتے ہیں اسی کو کھا کر ریشم کا کیڑا ریشم تیار کرتا ہے مکھی شہد بناتی ہے، ہرن میں مشک پیدا ہوتا ہے اور گائیں بکریاں مینگنیاں دیتی ہیں۔ کیا یہ اس امر کی صاف دلیل نہیں کہ ایک پتے میں یہ مختلف خواص پیدا کرنے والا کوئی ہے؟ اور اسی کو ہم اللہ تبارک و تعالیٰ مانتے ہیں وہی موجد اور صانع ہے۔

ابن معتز شاعر کا قول ہے:

فیا عجبا کیف یعصی الالہ،
ام کیف یجحدہ الجاحد
وفی کل شی لہ آیتہ،
تدل علی انہ واحد

یعنی تعجب ہے کس طرح اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے اور کس طرح اس کا انکار کیا جاتا ہے حالانکہ ہر چیز میں نشانی ہے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہے۔

سب سے بڑا گناہ: شرک

حدیث: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ۔ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا۔ بخاری، مسلم

أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا۔ اللہ کا حق یہ ہے کہ بندے اسی کی عبادت کریں اور کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

توحید کی اقسام

توحید کی تین قسمیں:

توحید ربوبیت،

توحید الوہیت،

توحید صفات

۱۔ توحید ربوبیت کا مطلب ہے کہ اس کائنات کا خالق، مالک، رازق، اور مدبر صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس توحید کو ملاحدہ وزنادقہ کے علاوہ تمام لوگ مانتے ہیں حتی کہ مشرکین بھی اس کے قائل رہے ہیں۔ (قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔۔۔۔فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۔۔۔(یونس)

۲۔ توحید الوہیت کا مطلب ہے کہ عبادت کی تمام اقسام کی مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، حج اور زکوۃ وغیرہ۔۔۔

۳۔ توحید صفات کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات قرآن وحدیث میں بیان ہوئی ہیں ان کو تسلیم کریں اور وہ صفات اس انداز میں کسی اور کے اندر نہ مانیں، مثلاً جس طرح اس کی صفت علم غیب ہے یا ہر ایک کی فریاد سننے پر وہ قادر ہے۔ ان تمام صفات الٰہیہ میں سے کوئی صفت بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے اندر تسلیم نہ کی جائیں۔

وہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے بندے کو نجات

زمین وآسمان اللہ کی نشانیاں

الَّذِىْ جَعَلَ لَـكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّـكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْـتُمْ تَعْلَمُوْنَ

جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت (کی طرح) بنایا اور آسمان کی طرف سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعے تمہارے کھانے کے لئے (انواع واقسام کے) پھل پیدا کئے، پس تم اللہ کے لئے شریک نہ ٹھہراؤ حالانکہ تم (حقیقتِ حال) جانتے ہو۔ (البقرہ۔22)

Earth: a place of settlement

˹He is the One˺ Who has made the earth a place of settlement for you and the sky a canopy; and sends down rain from the sky, causing fruits to grow as a provision for you. So do not knowingly set up equals to Allah ˹in worship˺. (2:22)

زمین گول ہونے کے باوجود (ہمارے رہنے سہنے کیلئے) ہموار اور برابر ہے۔

زمین مسلسل گردش میں ہونے کے باوجود ہمارے لئے ساکن بنادی گئی تاکہ ہم اس میں رہ سکیں۔ یہ اللہ کی قدرت اور نشانیوں میں سے ہے۔

اعجاز قرآن

قرآن کا چیلنج

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ ۪ وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

ہم نے اپنے بندے پر جو کچھ اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالٰی کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو۔ (البقرہ۔23)

The miracle of the Qur’an

And if you are in doubt about what We have revealed to Our servant, then produce a sûrah like it and call your helpers other than Allah, if what you say is true.

نبی اکرم ﷺ کا اصل معجزہ قرآن مجید

Qur’an is the greatest miracle given to Prophet Muhammad (PBUH).

حدیث: مَا مِنْ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الآيَاتِ مَا آمَنَ عَلَى مِثْلِهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُه وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَة۔

حضرت ابوہریرہ(رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کو ایسے معجزے دیئے گئے کہ جنہیں دیکھ کر لوگ اس پر ایمان لائے اور میرا معجزہ اللہ کی وحی یعنی قرآن پاک ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ میرے تابعدار بہ نسبت اور نبیوں کے بہت زیادہ ہوں گے۔(بخاری، مسلم)

باقی انبیاءؑ دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے معجزے بھی ختم ہو گئے۔ سلیمانؑ کا تخت ختم ہو گیا، نوح کی کشتی، موسیٰؑ کی لاٹھی، عیسیٰؑ کے معجزات ختم ہو گئے مگر حضورؐ دنیا سے چلے گئے مگر آپؐ کا معجزہ (قرآن) باقی ہے کیوں؟ کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت ابھی باقی ہے۔

ایمان اور نیک اعمال

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِىْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے (نعمت کے) باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب انہیں وہاں کا کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے ملا تھا اور انہیں ہم شکل پھل دیئے جائیں گے اور ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ وہیں ہمیشہ رہیں گے۔(البقرہ۔25)

Faith supported by Good Deeds

Give good news ˹O Prophet˺ to those who believe and do good that they will have Gardens under which rivers flow. Whenever provided with fruit, they will say, “This is what we were given before,” for they will be served fruit that looks similar ˹but tastes different˺. They will have pure spouses, and they will be there forever. (2:25)

Residents of Paradise will be in a perfect condition. There will be neither physical impurities such as illness, defecation etc. nor spiritual blemishes such as jealousy, envy, or hatred.

خسارے والے لوگ: اللہ کے عہد کو توڑنے والے

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

وہ لوگ اللہ تعالٰی کے مضبوط عہد کو توڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالٰی نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے، انہیں کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔(البقرہ۔27)

Real Losers in the Hereafter

Those who violate Allah's covenant after it has been affirmed, break whatever ⌜ties⌝ Allah has ordered to be maintained, and spread corruption in the land. It is they who are the ⌜true⌝ losers. (2:27)

عہد الٰہی سے کیا مراد ہے؟

What is Allah's covenant?

Allah's covenant means fulfilling Allah's rights.

بعض نے عہد الٰہی سے مراد حقوق اللہ کی ادائیگی مراد لیا ہے۔

اس سے مراد وہ تمام عہد و پیمان ہیں جو اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں سے لئے ہیں، جن میں سب سے پہلا وہ عہد ربوبیت ہے جو ازل میں تمام ارواح کو حاضر کرکے لیا گیا تھا، اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ جس کے جواب میں سب نے یک زبان ہو کر کہا تھا: بَلٰی کیوں نہیں، آپ ضرور ہمارے رب ہیں۔ بندوں کی جانب سے اس اقرار میں تمام احکام الٰہی کی اطاعت، تمام فرائض کی ادائیگی اور تمام ناجائز چیزوں سے اجتناب شامل ہے۔

بعض نے اس کے اندر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو بھی شامل کیا ہے کیونکہ وہ بھی دراصل اللہ کی اطاعت ہے۔(من یطع الرّسول فقد اطاع اللہ)

حدیث: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے اس بات پر عہد اور بیعت لی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، پنج وقتہ نماز کی پابندی کریں گے، اپنے امراء کی جائز امور میں اطاعت کریں گے اور کسی انسان سے کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے (سنن ابو داؤد)

روایت میں آتا ہے کہ جو لوگ اس بیعت میں شریک تھے، ان کی پابندی عہد کا یہ حال تھا کہ اگر گھوڑے پر سواری کے دوران ان کے ہاتھ سے کوڑا گر جاتا تو وہ کسی انسان کو کہنے کے بجائے خود سواری سے اتر کر اٹھاتے تھے۔

عدم سے وجود میں لانے والی ہستی

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

تم کس طرح اللہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اس نے تمہیں زندگی بخشی، پھر تمہیں موت سے ہمکنار کرے گا اور پھر تمہیں زندہ کرے گا، پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (البقرہ۔28)

How can you deny Allah? You were lifeless and He gave you life, then He will cause you to die and again bring you to life, and then to Him you will ˹all˺ be returned. (2:28)

اس آیت میں فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے وجود سے انکار کیسے کر سکتے ہو؟ یا اس کے ساتھ دوسرے کو عبادت میں شریک کیسے کر سکتے ہو؟ جبکہ تمہیں عدم سے وجود میں لانے والا ایک وہی ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: کیا یہ بغیر کسی چیز کے پیدا کئے گئے؟ یا یہ خود اپنے آپ کو پیدا کرنے والے ہیں؟ انہوں نے زمین و آسمان بھی پیدا کیا ہے؟ ہر گز نہیں بلکہ یہ بے یقین لوگ ہیں۔ اور جگہ ارشاد ہوتا ہے آیت: ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیأمذکورا۔ یقیناً انسان پر وہ زمانہ بھی آیا ہے جس وقت یہ قابل ذکر چیز ہی نہ تھا۔

سارا جہاں تیرے لیے، تو خدا کیلئے

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًاثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ

اللہ وہ ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لیے پیدا کیا، پھر وہ (کائنات کے) بالائی حصوں کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے انہیں درست کر کے ان کے سات آسمانی طبقات بنا دیئے، اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ (البقرہ۔29)

Everything is created for you

He is the One Who created everything in the earth for you. Then He turned towards the heaven, forming it into seven heavens. And He has ˹perfect˺ knowledge of all things. (2:29)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی ہر چیز اصلاً جائز اور حلال ہے سوائے ان چیزوں کے جن کو حرام اور ممنوع قرار دے دیا گیا۔

وفیہ دلیل علیٰ ان الاصل فی الاشیاء المخلوقہ الاباحہ حتیٰ یقوم الدلیل۔۔۔زمین کی اشیاء مخلوقہ کے لئے اصل یہ کہ وہ حلال ہیں۔الّا یہ کہ کسی چیز کی حرمت دلیل سے ثابت ہو۔(فتح القدیر)

دوسرا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز نفع بخش ہے،کوئی چیز بے کار اور فضول نہیں۔وہ چیزیں جو بظاہر موذی اور حرام ہیں وہ بھی بالواسطہ انسانوں کو فائدہ دے رہی ہیں۔

؎ نہیں ہے کوئی چیز نکّمی زمانے میں

کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں